عہدِ رسالت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فقہی تربیت

اور عہدِ تابعینؒ میں اُس کے نتائج وثمرات (آٹھویں قسط)

مولانا ڈاکٹر محمد عبدالحلیم چشتی

دوسری صدی ہجری میں سنن وآثار اور احکام کے ائمہ اور امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

دوسری صدی ہجری میں سنن و آثار اور احکام کا علم تین ائمہ فن میں دائر وسائر سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے:

’’العلم یدور علی ثلاثۃ : مالکؒ، واللیثؒ، و ابن عیینۃؒ۔‘‘(۱)

’’سنن و آثار اور احکام کا فن تین ائمہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ (۹۳-۱۷۹ھ/ ۷۱۲-۷۹۵ء) لیث رحمۃ اللہ علیہ (۹۴-۱۷۵ھ/۷۱۳-۷۹۱ء) اور ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ (۱۰۷-۱۹۸ھ/ ۷۲۵-۸۱۴ء) میں دائر ہے۔‘‘

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذکورہ بالا مقولے پر مؤرخِ اسلام علامہ شمس الدین الذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: دوسری صدی ہجری میں علمِ سنن و آثار کو ان تین ائمہ حدیث میں محدود و منحصر کرنا صحیح نہیں۔ ان کے ساتھ سات ائمہ فن اور بھی ہیں، اور وہ یہ ہیں: ۱:...اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ (۸۸-۱۵۷ھ)، ۲:...سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ (۹۷- ۱۶۱ھ)، ۳:...معمر (۹۵-۱۵۳ھ)، ۴:...ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (۸۰-۱۵۰ھ)، ۵:...شعبہ رحمۃ اللہ علیہ (۸۲-۱۶۰ھ)، ۶:...حماد بن مسلم (۰۰-۱۶۷ھ)، ۷:...حماد بن زید (۹۸-۱۷۹ھ)۔(۲)

حافظ شمس الدین الذہبی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ کے بیان سے یہ حقیقت عیاں ہوجاتی ہے کہ سنن و آثار کے علوم میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا وہی مرتبہ ومقام ہے، جو امام مالک، ابن عیینہ، شعبہ، حماد بن سلمہ، معمر، سفیان ثوری، لیث اور حماد بن زید رحمۃ اللہ علیہم کا ہے، ان میں سے اکثر کی روایات بکثرت صحاحِ ستہ میں موجود ہیں، جیسا کہ ان کے رموز اور علامات سے ظاہر ہے۔

ائمۂ جرح وتعدیل کے یہاں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقام

اس امر کی صداقت سے کون انکار کرسکتا ہے کہ متشدد ائمہ جرح و تعدیل کے طبقۂ اولیٰ، ثانیہ،

ثالثہ اور رابعہ میں کسی امام سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی جرح منقول نہیں، بلکہ ان سے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی توثیق منقول ہے۔

طبقۂ اولیٰ

طبقۂ اولیٰ میں امیر المومنین فی الحدیث شعبہ رحمۃ اللہ علیہ (۸۰-۱۶۰ھ) اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ (۹۷-۱۶۱ھ) کا شمار ہے اور شعبہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے:

''لولا شعبۃؒ لما عرف الحدیث بالعراق۔''(۳)

''شعبہؒ اگر نہ ہوتے تو عراق میں حدیث کا جاننے والا کوئی نہ ہوتا۔''

لیکن جرح کرنے میں شعبہ رحمۃ اللہ علیہ، سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ سخت اور تیز ہیں اور شعبہ رحمۃ اللہ علیہ اولاً خود کوفی المذہب اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پیرو ہیں۔(۴)

ثانیاً: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے استاد ابوالولید طیالسی رحمۃ اللہ علیہ (۱۳۳-۲۲۷ھ) کا بیان ہے:

''کان شعبۃؒ حسن الذکر لأبی حنیفۃؒ کثیر الدعاء له ما سمعته قط یذُکر بین یدیهِ إلا دعا له۔''(۵)

''شعبہ رحمۃ اللہ علیہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو اچھے الفاظ سے یاد کرتے اور ان کے حق میں بہت دعا کرتے تھے، میں نے انہیں جب بھی سنا کہ ان کے سامنے ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کیا گیا ہو تو انہوں نے موصوف کے لیے (ضرور) دعا کی۔''

اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۲۳۳ھ کا بیان ہے:

''هٰذا شعبۃؒ بن الحجاج یکتب إلیه أن یُحدِّث ویأمره و شعبة شعبة۔''(۶)

''شعبہ بن الحجاج رحمۃ اللہ علیہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو لکھتے تھے کہ حدیث بیان کریں اور انہیں اس کے بیان کرنے کا حکم دیتے تھے، اور شعبہ تو شعبہ ہیں۔''

امیر المؤمنین فی الحدیث شعبہ رحمۃ اللہ علیہ کسی سے کہیں اور اُسے حکم دیں، خیال فرمائیں وہ کس درجہ کا محدث و حافظ حدیث ہوگا۔

طبقۂ ثانیہ

طبقۂ ثانیہ میں سید الحفاظ یحییٰ بن سعید القطان رحمۃ اللہ علیہ (۱۲۰-۱۹۸ھ) اور عبدالرحمٰن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ (۱۳۵-۱۹۸ھ) داخل ہیں۔ یحییٰ القطان رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے:

''مارأیت بعینی مثل یحییٰ بن سعید القطانؒ۔''(۷)

''میری آنکھوں نے یحییٰ بن القطانؒ جیسا کسی کو نہیں دیکھا۔''

www.banuri.edu.pk

اور حافظ عصر امام حدیث وعلل علی بن المدینی رحمۃ اللہ علیہ (۱۶۱-۲۳۴ھ) کا بیان ہے:

''ما رأیت أحدًا أعلم بالرجال منہ۔''(۸)

''میں نے یحییٰ رحمہ اللہ سے بڑھ کر رجال کا عالم نہیں دیکھا۔''

یحییٰ بن سعید القطان رحمۃ اللہ علیہ جرح کرنے میں ابن مہدی رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ سخت ہیں، ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے ''الانتقاء'' میں یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول بصراحت نقل کیا ہے:

''لانکذب اللّٰہ عزوجل، کم من شئی حسن قالہ أبو حنیفۃؒ، و ربما استحسنّا الشئ من رأی أبی حنیفۃؒ و أخذنا۔''(۹)

''ہم جھوٹ نہیں بولتے، واللہ بہت سی اچھی باتیں ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہی ہیں اور ہم نے ان کی بہت سی باتوں کو اچھا سمجھا اور ان پر عمل کیا۔''

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے:

''کان یحیٰی بن سعیدؒ یذھب فی الفتوٰی مذھب الکوفیین۔''(۱۰)

''یحییٰ بن سعید القطان رحمہ اللہ کوفیوں کے مذہب کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔''

یحییٰ بن سعید القطان رحمۃ اللہ علیہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث دانی کے متعلق فرماتے ہیں:

''واللّٰہ لأعلمُ ھٰذہ الأمّۃ بماجاء عن اللّٰہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم۔''(۱۱)

''اللہ کی قسم! ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو کچھ وارد ہوا ہے اس کے سب سے بڑے عالم تھے۔''

طبقۂ ثالثہ

طبقۂ ثالثہ میں سید الحفاظ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ (۱۰۸-۲۳۳ھ) اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (۱۶۴-۲۴۱ھ) ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی بہ نسبت جرح کرنے میں زیادہ تیز ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق علی بن المدینی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے:

''انتھٰی علم الناس إلٰی یحیٰی بن معینؒ۔''(۱۲)

''علماء کا علم یحییٰ بن معین رحمہ اللہ پر ختم ہے۔''

اور اس امر کا اعتراف امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو بھی ہے، وہ فرماتے ہیں:

''یحیٰی بن معینؒ أعلمنا بالرجال۔''(۱۳)

''یحییٰ بن معین رحمہ اللہ ہم میں رجال کے سب سے بڑے عالم ہیں۔''

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو ''صدوق'' بہت سچا قرار دیا ہے، چنانچہ حافظ

www.banuri.edu.pk

مغرب علامہ ابن عبدالبر القرطبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

’’یحییٰ بن معینؒ سے پوچھا گیا کہ اے ابوزکریا! (یہ یحییٰ کی کنیت ہے) ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ روایت حدیث میں صدوق ہیں؟ جواب دیا: جی ہاں! وہ صدوق (ہمیشہ سچ بولنے والے) تھے۔‘‘(۱۴)

یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے:

’’ثقة ماسمعت أحدًا ضَعَّفَهٗ۔‘‘(۱۵)

’’ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ثقہ ہیں، میں نے کسی کو انہیں ضعیف کہتے نہیں سنا۔‘‘

اور صالح بن محمد الاسدی الحافظ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے:

’’سمعت یحییٰ بن معینؒ یقول کان أبوحنیفةؒ ثقة فی الحدیث۔‘‘(۱۶)

’’میں نے یحییٰ بن معینؒ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حدیث میں ثقہ اور معتبر تھے۔‘‘

محمد بن سعید العوفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

’’سمعت یحییٰ بن معینؒ یقول: کان أبوحنیفةؒ ثقة، لا یحدث بالحدیث إلّا بما یحفظه ولا یحدث بمالم یحفظ۔‘‘(۱۷)

طبقۂ رابعہ

طبقۂ رابعہ میں امام حافظ کبیر ابوحاتم محمد بن ادریس حنظلی رازی رحمۃ اللہ علیہ (۱۹۵-۲۷۷ھ) اور محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ (۱۹۴-۲۵۶ھ) کا شمار ہوتا ہے، اور ابوحاتم رازی رحمۃ اللہ علیہ جرح کرنے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مقابلے میں زیادہ سخت واقع ہوئے ہیں۔ اسی طرح علی ابن المدینی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی متشدد سمجھا جاتا ہے اور وکیع کو بھی متشدد خیال کیا جاتا ہے۔ ان سے کوئی جرح منقول نہیں، موصوف کے متعلق سید الحفاظ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

’’مارأیت أحدًا أقدمه علٰی وکیع، کان یفتی برأی أبی حنیفةؒ وکان یحفظ حدیثه کله وکان قدسمع من أبی حنیفةؒ حدیثاً کثیرًا۔‘‘(۱۸)

’’میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ میں اُسے وکیع پر ترجیح دوں، وہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر فتویٰ دیتے تھے اور وہ اپنی تمام حدیثوں کے حافظ تھے اور انہوں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بہت زیادہ حدیثیں سنی تھیں۔‘‘

ائمہ فن حدیث امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث روایت کرتے ہیں، یہ فن حدیث میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی مہارت و ثقاہت کی روشن دلیل ہے۔ چنانچہ علی بن المدینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

’’امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ (۹۷-۱۶۱ھ) عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ (۱۱۱-۱۸۱ھ) وکیع بن الجراح رحمۃ اللہ علیہ (۱۲۹-۱۹۷ھ) عباد بن العوام رحمۃ اللہ علیہ (۸۸-۱۸۵ھ)

اور جعفر بن عون رحمۃ اللہ علیہ (۱۱۰-۲۰۷ھ) نے روایت کی ہے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ثقہ ہیں، ان سے روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔''(۱۹)

مذکورہ بالا ائمہ فن حدیث میں مجتہد مطلق امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں، جن کا مذہب جامع الترمذی میں ذکر کیا جاتا ہے، اسی طرح فقہاء میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے استاد امام عراق حماد بن ابی سلیمان رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۲۰ھ بھی ہیں، جنہوں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔(۲۰)

طبقۂ اولیٰ، ثانیہ، ثالثہ میں حنفی ائمہ فن جرح وتعدیل

شعبہؒ، امام یحییٰ بن سعید القطانؒ اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہم سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی توثیق منقول ہے، اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دوسری صدی ہجری میں ائمہ فن حدیث وائمہ جرح وتعدیل ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کرتے تھے۔ اس سے بڑھ کر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ثقاہت کی اور کونسی روشن دلیل پیش کی جاسکتی ہے؟! یہ وہ ائمہ فن ہیں جن کی اجتہادی آراء واقوال سے فن رجال کی کتابیں بھری ہوئی ہیں اور راویانِ حدیث وآثار کی ثقاہت کے فیصلے کیے جاتے ہیں اور اُنہی کے اقوال وآثار کی تقلید کی جاتی ہے۔

فنِ جرح وتعدیل میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مرتبہ

فن جرح وتعدیل میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو جو بلند مقام حاصل ہے، اس کا اندازہ اس امر سے کیا جاسکتا ہے کہ ائمہ فن ان کے اقوال کو کتابوں میں اپنی سند سے نقل کرتے اور بطور سند پیش کرتے ہیں، چنانچہ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۲۷۹ھ ''کتاب العلل'' میں فرماتے ہیں:

''أبا حنیفةؒ یقول: مارأیت أحدًا أکذب من جابر الجعفی ولا أفضل من عطاء بن أبی رباحؒ۔''(۲۱)

''ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: میں نے جابر جعفی سے بڑھ کر جھوٹا اور حضرت عطا بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ سے افضل کسی کو نہیں دیکھا۔''

اور حافظ عبداللہ بن عدی جرجانی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۳۶۵ھ نے ''الکامل فی ضعفاء الرجال'' میں اس بات کو ان الفاظ سے نقل کیا ہے:

''ما رأیت فیمن لقیتُ أفضل من عطا بن أبی رباحؒ ولالقیت أکذب من جابر الجعفی۔''(۲۲)

''میں نے جن لوگوں کو دیکھا ہے ان میں عطا بن ابی رباحؒ سے بڑھ کر کسی کو افضل نہیں پایا اور میں جن سے ملا ان میں جابر جعفی سے زیادہ جھوٹا نہیں دیکھا۔''

مذکورہ بالا ائمہ فن کا اپنی سند سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کرنا امام موصوف کی ثقاہت اور فن جرح وتعدیل میں ان کی مہارت وامامت کی روشن دلیل ہے۔

www.banuri.edu.pk

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی فقہ وحدیث پر نظر اور صحیح حدیث کا ادراک وبصیرت

فنونِ حدیث میں تفقہ ایک اہم عنصر ہے اور نصف علم کی حیثیت رکھتا ہے، چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے اُستاد حافظ علی بن المدینی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۲۳۴ھ کا قول ہے:

''التفقه فی الحدیث نصف العلم و معرفة الرجال نصف العلم۔''(۲۳)

''علم حدیث میں فقہی بصیرت حاصل کرنا آدھا علم ہے اور معرفتِ رجال آدھا علم ہے۔''

مذکورہ بالا دونوں علموں میں اگر کسی کو دقتِ نظر ومہارتِ فن حاصل ہے تو اُسے بلا شبہ حدیث کا پورا علم حاصل ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جن محدثین کو فقہی بصیرت حاصل نہیں وہ کامل محدث نہیں۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ میں یہ دونوں باتیں بدرجۂ اتم موجود تھیں۔ امام موصوف کی فقہی بصیرت اور دینی تفقہ کے متعلق مجتہد مطلق امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۲۰۴ھ کا قول ہے:

''الناس عیال أبی حنیفةؒ فی الفقه۔''(۲۴)

''فقہ میں لوگ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بال بچے ہیں۔''

یہی بات امام موصوف سے ان الفاظ میں بھی منقول ہے:

''الناس فی الفقه عیال علٰی أبی حنیفةؒ۔''(۲۵)

''لوگ فقہ میں ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد ہیں۔''

حافظ مغرب علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۴۶۳ھ نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے اس حقیقت کو ان الفاظ سے بھی نقل کیا ہے:

''من أراد الفقه فهو عیال أبی حنیفة۔''(۲۶)

''جو فقہ وفقہی بصیرت حاصل کرنا چاہے وہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا محتاج ہے۔''

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ الفاظ بھی منقول ہیں:

''من أراد أن یتبحّر فی الفقه فهو عیال أبی حنیفةؒ۔''(۲۷)

''جو فقہ میں عبور وتبحر چاہتا ہو وہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا محتاج ہے۔''

امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کی حجازی ائمۂ فن سے بھی حدیث کی تحصیل

قاضی امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث میں وسعت ودقتِ نظر کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ موصوف نے عراق ہی کے حفاظ وفقہا اور محدثین سے سنن وآثار کا سماع نہیں کیا تھا، بلکہ حجاز کے نامور حفاظ وفقہا ومحدثین سے بھی احادیث وآثار کا سماع کیا تھا، چنانچہ عباسی خلفا میں پہلا خلیفہ ابوالعباس السفاح عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (۱۰۴-۱۳۶ھ) جب ۱۳۲ھ میں برسراقتدار آیا تو اس نے مدینہ کے نامور عالم امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے استاد وشیخ ربیعۃ الرای (۰۰-۱۳۶ھ) کو انبار (کوفہ) بلایا،

www.banuri.edu.pk

تا کہ عراق میں قضا کا منصب ان کے سپرد کیا جائے۔ (۲۸)

اس حقیقت سے بھلا کون انکار کرسکتا ہے کہ اسلام میں عہدِ رسالت ہی سے منصبِ قضا اربابِ فتویٰ کو دیا جاتا تھا، چنانچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ، عمر فاروقؓ، عثمان غنیؓ، علی المرتضیٰؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، معاذ بن جبلؓ، ابی بن کعب رضی اللہ عنہم وغیرہ سب ہی اصحاب الرائے اور اربابِ فتویٰ تھے، جیسا کہ ان کے فتووں میں اس امر کی صراحت گزر گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں تفقہ اور فقہی بصیرت کو کیسا بلند مقام حاصل رہا ہے۔ ابوالعباس سفاح کی وفات کے بعد اس کا بھائی ابوجعفر المنصو رعبداللہ بن محمد عباسی (۹۵-۱۵۸ھ) ۱۳۶ھ میں برسرِاقتدار رہا، اس نے ہاشمیہ سے دارالخلافہ ۱۴۵ھ میں بغداد منتقل کیا تو مدینہ منورہ کے نامور علماء کو بغداد بلایا، چنانچہ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

''خلیفہ عباسی ابوجعفر منصور نے اپنے دورِ خلافت ۱۳۶-۱۵۸ھ میں حجاز کے علماء حفاظِ حدیث اور فقہا ومحدثین کو عراق دارالخلافہ (کوفہ) بلایا، تا کہ وہ علوم کی نشر واشاعت کریں، چنانچہ ہشام بن عروہ رحمۃ اللہ علیہ (۶۱-۱۴۶ھ) محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ (۰۰-۱۵۱ھ) یحییٰ بن سعید الانصاری رحمۃ اللہ علیہ (۰۰-۱۴۳ھ) ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ (۰۰-۱۳۶ھ) حنظلہ بن ابی سفیان جمحی رحمۃ اللہ علیہ (۰۰-۱۵۱ھ) عبدالعزیز عبداللہ بن ابی سلمہ ماجشون رحمۃ اللہ علیہ (۰۰-۱۶۴ھ) وغیرہ آئے تو امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ ان کی تعلیمی مجالس میں حاضر ہوتے اور ان سے حدیث سیکھتے تھے اور جو علما حجاز سے آئے ان لوگوں سے بہت زیادہ حدیثیں سنی ہیں۔ انہی وجوہ و اسباب کی وجہ سے یہ کہا جاتا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں قاضی ابویوسف حدیث کے بڑے عالم تھے۔ (۲۹)

معلوم ہوتا ہے کہ ۱۳۲-۱۴۶ھ کے درمیانی زمانے میں قاضی ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ نے حجازی علماء سے حدیثوں کا سماع کیا تھا، اس لیے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کو سنن و آثار کا سب سے بڑا عالم مانا جاتا ہے۔

فقہِ حدیث اور حدیث میں امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کا مقام ومرتبہ

امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کو فقہِ حدیث اور حدیث میں جو بلند مقام حاصل ہے، اس کے متعلق علامہ شمس الدین الذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''وأفقه أصحابه أبو يوسف۔'' (۳۰) امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں سب سے بڑھ کر فقیہ ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ انہوں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے سترہ برس استفادہ کیا تھا، چنانچہ وہ خود فرماتے ہیں: ''صحبت أبا حنيفةؒ سبع عشرة سنة۔'' (۳۱) ''میں علم حاصل کرنے کے لئے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں سترہ برس رہا ہوں۔''

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نامور شاگرد امام مزنی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۲۶۴ھ فرماتے ہیں: ''أتبعهم

للحدیث۔‘‘(۳۲) ....’’امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ سب سے بڑھ کر حدیث کا اتباع کرنے والے ہیں۔‘‘

امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے: ’’کان یعقوب أبو یوسف منصفا فی الحدیث۔‘‘(۳۳) ......’’امام ابویوسف یعقوب رحمۃ اللہ علیہ حدیث میں انصاف پسند تھے۔‘‘

قاضی ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے شاگرد سید الحفاظ یحییٰ بن معین المتوفی ۲۳۳ھ فرماتے ہیں:

’’مارأیت فی أصحاب الرأی أثبت فی الحدیث ولا أحفظ ولا أصح روایة من أبی یوسف۔‘‘(۳۴)

’’میں نے اصحاب الرای میں قاضی ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ مضبوط ومعتبر راوی اوران سے بڑھ کر حافظ حدیث اور زیادہ صحیح روایت کرنے والا نہیں دیکھا۔‘‘

حواشی وحوالہ جات

۱:......سیر اعلام النبلا، ج:۸،ص:۹۴، (ترجمہ امام مالک)

۲:......ایضاً۔

۳:......تذکرۃ الحفاظ، ج:۱،ص:۱۹۳۔ (ترجمہ شعبہ، رقم:۱۰۷)

۴:......میزان الاعتدال، ج:۱،ص:۵۹۳ (ترجمہ حماد بن سلمہ، رقم:۲۲۵۱)

۵:......الانتقاء،ص:۱۲۷۔

۶:......الانتقاء،ص:۱۲۶، اخبار أبی حنیفۃؒ وأصحابہ للصیمری،ص:۸۰۔

۷:......تذکرۃ الحفاظ، ج:۱،ص:۲۹۸۔ (رقم:۲۸۰)

۸:......ایضاً۔

۹:......تاریخ بغداد، ج:۱۳،ص:۳۴۵-۳۴۶، الانتقاء،ص:۱۳۲، تہذیب الکمال للمزی، ج:۳،ص:۱۴۱۷۔

۱۰:......تاریخ بغداد، ج:۱۳،ص:۳۴۵، الانتقاء،ص:۱۳۲، تہذیب الکمال، ج۳،ص۱۴۱۷۔

۱۱:......مقدمہ کتاب التعلیم، تحقیق محمد عبدالرشید نعمانی، حیدرآباد پاکستان، لجنۃ احیاء الادب السندی، ۱۳۸۳ھ،ص:۱۳۴۔

۱۲:......تذکرۃ الحفاظ، ج:۲،ص:۴۳۰۔

۱۳:......الذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج:۲،ص:۴۳۰۔

۱۴:......جامع بیان العلم، ج:۲،ص:۱۴۹۔

۱۵:......الانتقاء،ص:۱۲۷۔

۱۶:......تہذیب الکمال، ج:۱۹،ص:۱۰۵۔

۱۷:......ایضاً۔

۱۸:......جامع بیان العلم، ج:۲،ص:۱۴۹۔

۱۹:......ایضاً۔

۲۰:......جامع المسانید، ج:۱،ص:۵۵۵۔

۲۱:......وتہذیب الکمال، ج:۱۹،ص:۱۱۸۔

۲۲:......جامع بیان العلم وفضلہ، ج:۲،ص:۱۳۵۔

۲۳:......المحدث الفاصل، دارالفکر،ص:۳۲۰۔

۲۴:......الانتقاء فی فضائل الثلاثۃ الفقہا، مصر، مکتبۃ القدسی، ۱۹۳۰ء،ص:۱۳۶، تہذیب الکمال، ج:۱۹،ص:۱۱۱۔

۲۵:......تاریخ الاسلام للذہبی، دارالکتاب العربی،ص:۳۰۷۔

۲۶:......تاریخ بغداد، ج:۱۳،ص:۳۴۶۔

۲۷:......تہذیب الکمال، ج:۱۹،ص:۱۱۱۔

۲۸:......تاریخ بغداد، ج:۸،ص:۴۲۱۔

۲۹:......مجموعہ فتاویٰ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ، ج:۲،ص:۳۰۷۔

۳۰:......سیر اعلام النبلا، ج:۵،ص:۲۳۶ (ترجمہ حماد بن ابی سلیمان)

۳۱:......مناقب الامام ابی حنیفہ وصاحبیہ،ص:۴۱۔

۳۲:......تاریخ بغداد، دارالکتب العلمیہ، ج:۲،ص:۱۷۶۔

۳۳:......ایضاً، ج:۲،ص:۱۷۹۔

۳۴:......مناقب الامام ابی حنیفۃ وصاحبیہ،ص:۴۰۔

(جاری ہے)